

# اوصاف

ہمارے ذہن پر چھائے نہیں ہیں حرص کے سائے  
جو ہم محسوس کرتے ہیں وہی تحریر کرتے ہیں

مئی 5 دسمبر 2000ء 8 رمضان 1421ھ

## ٹینک کے مقابلے میں غلیل کی جیت

گوئی کا کام کرتا ہے۔

دونوں آئے سانسے کھڑے ہیں ایک عمل طور پر بکتر بند لباس میں لمبوس اور ہتھیار بند ہے اور دوسرے سادہ کپڑوں میں ایک ڈوری اور چند پتھر ہاتھوں میں تھا سے ہوئے اپنے حریف کی آنکھوں میں آگے ڈالے ہوئے ہیں۔ تاریخ دوم بخود ہے اور وقت نے سانس روک رکھی ہے مگر یہ مقابلہ چند لمحوں سے آگے نہ بڑھ سکا۔ بکتر بند کی نظر نے کوار کا وار کیا تھے پھر تیلے نو جوان داؤد نے اپنی پھرتی سے ضائع کر دیا پھر داؤد نے ڈوری تھما کر جالوت کی آنکھ کا نشانہ لیا تو پلک جھپکتے ہی چہرہ سا پتھر اس کی آنکھ سے گزر کر داغ میں گھس گیا اور اپنے تمام تر جاہل جہالت اور اقتدار اور ساز و سامان کے باوجود جالوت کو اس نو جوان پر دوسرے واری ملت۔ تل نکل۔



مولانا زاہد الراشدی

رفتہ رفتہ سانسے آ رہے ہیں۔ آئے آپ بھی اب تک کے ان نقد نتائج پر ایک نظر ڈال لیجئے۔ اسرائیلی حکومت اور فلسطینی اتحادی کے سربراہ یا سرعرات کے درمیان ہونیوالے مذاکرات "زیر دباؤ" پر واپس پلے گئے ہیں۔ ان پر وہ حتمی نہیں ہو سکے جن کے لئے امریکہ کی طرف سے پاسر عرفات پر دباؤ مسلسل بڑھ رہا تھا جس کی ایک موقع پر امریکی وزیر خارجہ سزیمیلین البرائن نے مذاکرات والے ہال کے دروازے حکماً بند کر کے یا سرعرات

تاریخ ایک بار پھر خود کو ہر اسی حتمی اور بکتر بند گاڑیوں اور ٹینگوں کے مقابلے میں پھر بدست معصوم بچے کھڑے تھے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں عقل والوں کی عقل ان کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور دانش و دلوں کی دانش خوف کے مارے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے۔ یہاں سے جنوں کے سزکا آنا ہوتا ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ جہاں عقل اور دانش کی بریکیں ٹیل ہو جاتی ہیں۔ وہاں سے جنوں قوموں کی لگام تمام لیتا ہے۔ مجھ سے برطانیہ میں بعض دوستوں نے پوچھا کہ ان فلسطینیوں کا کیا ہو گا یا یہ اس طرح اسرائیلی حکومت سے کیسے گے۔ میں نے عرض کیا کہ قومیں جب آزادی کی جنگ لڑتی ہیں تو انہیں اس طرح کے آخر تک اسرائیلی کی حمایت کو جاری رکھ سکیں گے ہتھیار و عہد اللہ نے دونوں کا تقاضا کیا ہے کہ یہ جنگ سو سال تک جاری رہے تب بھی عرب بیت المقدس سے دست بردار نہیں ہو گئے۔

اس کے ساتھ ہی صور حال میں تبدیلی کے ایک اور پہلو پر بھی نظر ڈال لیجئے کہ مسجد نبوی کے ہر امویز امام الشیخ علی عبدالرحمان اللہ یعنی اپنے منصب پر بحال ہو گئے ہیں انہیں دو سال قبل مسجد نبوی میں مذلیلہ بنت المبارک کے دوران امریکی پالیسیوں نے دووی قتلہ اسرائیلی مظالم اور مسلم حکمرانوں کے طرز عمل پر تنقید کی وجہ سے اس منصب سے الگ کر دیا گیا تھا

اسرائیلی فوج کی خلاف فلسطینی بچوں نے لٹیل اور پتھر کا ہتھیار استعمال کرنا شروع کیا تو بت سے لوگوں کو یہ عجیب سی بات لگی۔ ایک طرف گولے اٹکنے ہوئے ٹینک تھے آگ برساتی ہوئی تو یہیں جس اور تجربہ کار جنگجو نو جوان تھے جبکہ دوسری طرف نئے معصوم بچے ہاتھوں میں ٹیلیں اور پتھر پکڑے ان کے سانسے سینے آئے کھڑے تھے اور تاریخ نے ایک بار پھر قوت ایمانی اور اسلحہ و ہتھیار کو ایک دوسرے کے خلاف صف آراء کر دیا تھا۔ میری نگاہوں کے سامنے ہزاروں سال پہلے کا ایک منظر گھومتے لگا۔ یہی فلسطینی کی سرزمین تھی وہ فوجیں آئے سانسے جس ایک کی کمان جالوت کر رہا تھا جو وقت کا بہت بڑا جبار اور سفاک حکمران تھا اور دوسری فوج کی کمان اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے جالوت کے ہاتھ میں تھی جالوت کے پریم تھے اسی بزار کا لنگر جبار تھا اور جالوت کی کمان میں صرف تین سو تیرا افراد تھے۔

جالوت طاقت کے نشے میں میدان جنگ میں اترا اور آگے بڑھ کر اپنے مد مقابل کسی کو سامنے آنے کا چیلنج کر دیا وہ سر سے پاؤں تک لوہے میں ڈوبا ہوا تھا۔ مضبوط لوہے کی سوئی چادروں نے اسے چاروں طرف سے ڈھانپ کر رکھا تھا آنکھوں کے سامنے دو سوراخوں کے سوا جسم کی اور کوئی جگہ خالی نہیں تھی اور دونوں ہاتھوں میں کھواریں پکڑی تھیں۔ اس کے سامنے ایک نو جوان جس کا نام داؤد تھا اور جو بعد میں حضرت داؤد علیہ السلام کے نام سے نبوت اور سلطنت کا تاجدار بنا داؤد نو جوان کے جسم پر سادہ لباس تھا اور ہاتھ میں ایک "کوبیا" اور چھوٹے چھوٹے پتھر تھے "کوبیا" ایک ڈوری کو کہتے ہیں جسے پتھر کے گروپٹ کر اسے تھما کر نشانے پر بھیجتے ہیں تو وہ چھوٹا سا پتھر آج کی

### مولانا زاہد الراشدی

کہ ہم بیت المقدس سے کسی قیمت پر دست بردار نہیں ہو گئے خواہ اس کیلئے ہمارے بچے بھی فوج ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے علاقہ میں امن کی خاطر اسرائیلی کے بارے میں نرم رویہ اختیار کر لیا ہے مگر اس کا مطلب غلط سمجھا گیا ہے۔ اسرائیلی نے انسانیت اور اخلاقیات کی تمام حدود پامال کر دی ہیں اور وہ اپنے رویے میں کوئی پلک پیداکرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے سخت سب و آہ میں امریکہ اور یورپی ممالک سے وہ بافت لیا ہے کہ

پرواک آؤٹ کا راستہ بھی روک دیا تھا مذاکرات کی تیز رفتاری اور میڈیلین البرائن کی چستی اور جا بکترستی سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ امریکہ بھادر دوچار روز میں یا سرعرات سے اس معاہدہ پر دستخط کر دے لے گا جس سے مستقل امن کے نام پر مشرق وسطیٰ میں اسرائیلی کی غیر مشروط بالادستی کی راہ ہموار ہو جائے گی مگر فلسطینی بچوں نے اپنے خون کا نذرانہ دیکر یا سرعرات کے ہاتھ سے دستخط کرنے والا قلم بھی چھین لیا۔

ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے پتھر پکڑ کر اسرائیلی ٹینگوں کے سامنے آنے والے معصوم فلسطینی بچوں نے عرب حکمرانوں اور مسلم حکمرانوں کی سوئی ہوئی غیرت کو جنگا چنانچہ انہوں نے دو دم میں مع ہونے کا پروگرام بنالیا۔ مسلم سربراہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے تفرک اسرائیل سے تعلقات ختم کرنا پڑے۔ مسلم سربراہ کانفرنس نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کر کے لئے تمام مسلم ممالک پر زور دیا جس کے تحت مصر اور اردن نے اسرائیل سے اپنے سفیر واپس بلا لئے ہیں اور دیگر ممالک بھی ان تعلقات پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔

سب سے بڑھ کر سعودی حکومت کے لیے میں واضح تبدیلی نظر آنے لگی ہے۔ ولی عہد شہزادہ عبداللہ جس لب و لہجہ میں بیت المقدس اور فلسطین کے مسئلہ پر اظہار خیال کر رہے ہیں اس سے شہید شاہ فیصل کی یاد پھر سے تازہ ہونے لگی ہے۔ ابھی گزشتہ روز شہزادہ عبداللہ نے ریاض میں عرب دانش و دلوں کے گروپ سے بات چیت کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے باقی اگلے صفحے پر

اب وہ دوبارہ اپنے منصب پر واپس آگئے ہیں اور ان کے ساتھ مسلمانوں کی محبت و عقیدت کا نذرانہ اس بات سے لیا جاسکتا ہے کہ جب وہ بحالی کے بعد مشاہد کی نماز پڑھانے کیلئے مسجد نبوی میں آئے تو لوگ انہیں دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور ایک دوسرے سے بھل گئے ہو کر ہمارا ک ہادو سینے گئے اور بت سے افراد فرط محبت سے زار و تظار روئے لگ گئے۔

یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ ان فلسطینی بچوں کے خون کی مدد سے بازگشت ہی تو ہے جنہوں نے اسرائیلی ٹینگوں پر پتھر پھینک کر اپنے معصوم سینوں پر گولیاں

کھائیں اور اپنے معصوم اور مقدس خون کی قربانی دے کر اسرائیل اور اس کے سرسختوں کے عزائم کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کر دی۔ میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر زہر لب بڑھانے والے دانش و دلوں سے گزارش کوں گا کہ وہ آنکھوں سے ہاتھ ہٹائیں۔ آنکھیں کھولیں "ٹینک کے مقابلے میں غلیل کی جیت کے اس خوشامتنظر کا کھلی آنکھوں کے ساتھ مشاہدہ کریں اور ان معصوم فلسطینی بچوں کو "سلام عقیدت" "جیڑیں کریں جنہوں نے بیت المقدس اور فلسطین کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی مسلسل حکمت عملی کے حالیہ "راؤنڈ" کو نام کار کھ دیا ہے۔